www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

اور تردید عیسائیت

مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف اپنے دور کے عظیم انسان ہیں بلکہ برصغیر ہند و پاک کے علماء میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ دیگر متعدد خوبیوں کے علاوہ اُن کی خوش بیانی اور مناظرہ کی مہارت کے تو غیر بھی معترف ہیں۔ تقسیم ہند سے قبل تقریباً نصف صدی تک غیر مسلموں اور گمراہ فرقوں سے ان کی ٹھنی رہی اور مہارت فن اور عظیم الشان کامیابیوں کی بنا پر رئیس المناظرین اور شیر پنجاب کے لقب سے معروف ہوئے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا موصوف اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں بہت حساس واقع ہوئے تھے اور ایسے فتنوں کو ابتداء ہی میں بھانپ لیا کرتے تھے جو اس سلسلہ میں بعد میں نقصان کا سبب بن سکتے ہوں، جس کسی نے ان کے خلاف زبان کھولی یا قلم اٹھایا اس کا حملہ روکنے کے لیے شمشیر بے نیام ہوتے تھے، آج سے پچاس سال قبل قادیانی، امت مسلمہ میں نقب لگا رہے تھے، آریہ سماجی مسلمانوں کے دین و ایمان کے درپے تھے اور مسیحی مشنری، حکومت کی سرپرستی میں صلیبیں گاڑ رہے تھے۔ مولانا مرحوم نے ان گروہوں سے جو کھی لڑائی لڑی اور ایسے تابڑ توڑ حملے کیے کہ مخالفین کو اپنی کمین گاہوں میں پناہ لیتے ہی بنی۔ افسوس مولانا کی سعی و جہد کا اسلامی سطح پر خاکہ کھینچنے کے لیے ہنوز کوئی خاص کوشش نہیں کی گئی، ورنہ مولانا کی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔

اس صحبت میں ہم مولانا کی رد عیسائیت کے سلسلہ میں کی گئی چند مساعی جمیلہ کا مختصر تذکرہ کریں گے۔

جیسا کہ اُوپر بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مولانا مرحوم کو مناظرے کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ ان کے بارے میں بلا شائبہ تردید کہا جا سکتا ہے ؎ عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں۔

ان کے طرزِ مناظرہ میں ایسی خصوصیات تھیں جو شاذ ہی کسی مناظر میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔

۱۔ موصوف نے فریق مخالف کی کبھی تذلیل نہ کی۔

۲۔ رفع اعتراض کے لیے جواب میں ہمیشہ مختصر مگر بامعنی و پُر مغز گفتگو کرتے تھے۔

۳۔ دوران گفتگو شعروں کے برمحل استعمال سے کلام کو رنگین بناتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ موصوف ہمیشہ موضوع مناظرہ پر گفتگو مرکوز رکھتے تھے اور فریق مخالف کو بھی ادھر اُدھر نہ جانے دیتے تھے۔

۵۔ شرائط مناظرہ میں وہ ہمیشہ فراخ دلی سے کام لیتے اور فریق مخالف کی ہر جائز و ناجائز شرائط قبول کر لیتے تھے، تاکہ مخالف کو بھاگنے کا موقع نہ مل سکے۔

۶۔ ہر بات حوالہ اور سند سے پیش کرتے تھے۔

۷۔ حاضر جوابی ان پر ختم تھی۔ ایک بار فریق ثانی نے کہا کہ آج میرے مدمقابل ثناء اللہ ہے، جو مسلمانوں کا مناظر بن کر آیا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کے تمام فرقے ان کے "کفر" کے قائل ہیں، میں کافر سے نہیں "مسلمان" سے گفتگو کروں گا۔ مولانا موصوف سنتے رہے۔ بزعم خود پادری صاحب نے میدان مار لیا تھا کہ مناظرہ سے بچ جائیں گے۔ مولانا نے یہ کہہ کر پادری کو زچ کر دیا کہ آج مناظرہ ضرور ہوگا۔ اسلام قبول کرتے ہوئے نومسلم کو کلمہ طیبہ پڑھنا پڑتا ہے۔ لیجیے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اب میں مسلمان بن گیا ہوں، آیئے! پادری صاحب مناظرہ کیجیے!

عیسائی پادریوں سے مناظرے

مولانا موصوف نے پادریوں سے ان گنت مناظرے کیے اور برصغیر کے طول و عرض میں اسلام کی حقانیت کا ڈنکا بجایا۔ ذیل میں چند ایک مناظروں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ ۱۹۱۰ء کی بات ہے کہ لاہور میں پادری جوالا سنگھ سے مولانا کا مناظرہ ہوا۔ مناظرہ "الوہیت مسیح" کے موضوع پر تھا۔ پادری صاحب جو دلیل دیتے مولانا بدلائل قویہ اسے کاٹ دیتے۔ آخر پادری صاحب جھلا کر بولے کہ مولانا میری کسی دلیل کو تو رہنے دیجیے۔ سامعین پادری صاحب کی اس التجا پر ہنس پڑے اور ایک عیسائی خاندان حلقۂ اسلام میں شامل ہو گیا۔

۲۔ پادری عبدالحق عیسائی حلقوں میں اپنی منطق اور قرآن و حدیث پر حاوی ہونے کا شہرہ رکھتے تھے۔ مولانا موصوف سے پادری نے کئی مناظرے کیے۔ مولانا نے عبدالحق کو لاہور میں ایسی شکست دی کہ دوبارہ عبدالحق کو مولانا کے سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

۳۔ ۲۷، ۲۸ فروری ۱۹۲۶ء کو انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ کے سالانہ جلسہ میں اہل صلیب سے مناظرہ ہوا۔ مولانا نے "توحید" پر تقریر کرتے ہوئے اہل صلیب کو دعوت دی کہ بالمشافہ گفتگو کریں۔ ان کی طرف سے پادری محمد سلطان پال مناظر تھے۔ آٹھ دس ہزار کے مجمع میں شکست کھائی اور ایک مسیحی نوجوان نے اسلام قبول کیا۔

۴۔ ۶ ستمبر ۱۹۱۶ء کو پادری جوالا سنگھ سے ہوشیار پور میں سامنا ہوا۔ پادری صاحب کو اپنی منطق فلسفہ پر ناز تھا۔ مگر میدان مناظرہ اسلام کے حق میں رہا۔

۵۔ ۱۲، ۱۳ ستمبر ۲۸ء کو حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں پہلے روز پادری سلطان محمد پال سے مناظرہ ہوا، دوسرے روز پادری عبدالحق پروفیسر ایف۔ سی۔ کالج کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ دونوں مناظرے کا موضوع "اسلامی توحید اور الوہیت مسیح" تھا۔ پادری صاحبان بے بس ہو گئے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہالیان حافظ آباد کی جانب سے مناظرے کی رپورٹ شائع ہوئی جس پر حافظ آباد کے ہندوؤں اور سکھوں نے بھی دستخط کئے اور پادری محلفین کے شکست پر شائقانہ دستخط ثبت ہوئے۔

۶۔ ۴، ۵ اگست ۱۹۳۰ء کو اثباتِ توحید و ردّ تثلیث کے موضوع پر مناظرہ ہوا۔ عیسائی پادریوں کی جماعت لاجواب رہی اور میدانِ مناظرہ مولانا کے ہاتھ رہا۔

مولانا موصوف نے عیسائیت کی تردید میں قلم سے بھی خوب کام لیا۔ ہفت روزہ "اہلحدیث" میں ان کے قلم سے بیسیوں مضامین شائع ہوئے اور متعدد جزوی کتابیں شائع ہوئیں۔

۱۔ **تقابلِ ثلاثہ**: پادری ٹھاکر دت نے ایک کتاب موسوم بہ "عدم ضرورت قرآن" لکھی جس کے جواب میں موصوف نے تقابلِ ثلاثہ یعنی (تورات، انجیل اور قرآن کا مقابلہ) لکھی۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر اس قدر جامع اور عمدہ ہے کہ اس موضوع پر لکھی گئی جملہ تحریروں سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

کتاب کا انگریزی ترجمہ ایک قادیانی شمس ناجی نے کیا مگر مترجم نے مولانا ثناء اللہ کا نام ظاہر نہیں کیا۔

۲۔ **اسلام اور عیسائیت**: ہندوستانی پادریوں میں پادری برکت اللہ تصنیف و تالیف کی بدولت نسبتاً زیادہ مشہور ہیں، پادری صاحب نے عیسائیت کی تائید میں ہزاروں صفحات لکھے اور تاحال لکھ رہے ہیں۔ پادری صاحب نے جا بجا اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معاندانہ اور منافرت انگیز انداز اختیار کیا ہے۔ پادری صاحب کی تین کتابیں شائع ہوئیں؛ (الف) عالمگیر اسلام ہے یا عیسائیت (ب) دین فطرت اسلام ہے یا عیسائیت (ج) احسن البیان فی توضیح القرآن۔

ان تینوں کے جواب میں مرحوم نے "اسلام اور عیسائیت" کے نام سے جامع کتاب لکھی۔ اگرچہ یہ کتاب پادری برکت اللہ کی کتابوں کا جواب ہے، لیکن اسلام پر غیر مسلموں کی طرف سے عام طور پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں، تقریباً سب ہی کا جواب اس میں موجود ہے۔

۳۔ توحید و تثلیث: اثباتِ توحید کے موضوع پر اچھی تحریر ہے۔

خاص رعایت

محدث کے مستقل خریداروں کو خصوصی اشاعت "رسولِ مقبول نمبر" معمولی قیمت پر پیش کی جائے گی۔ سالانہ خریدار بن کر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیے۔ نیز جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو گیا ہے وہ فی الفور تجدید خریداری کرا کر اس سے بہرہ ور ہوں۔ ... منیجر محدث لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ